ہم دینِ اسلام کی عمر ابتدائے ہجرت سے کیوں شمار کرتے ہیں، ابتدائے وحی اور دعوت سے کیوں نہیں کرتے؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبۂ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ

لماذا نحسب عمر الإسلام من ابتداء الهجرة وليس من ابتداء الوحي والدعوة ؟

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

176819: ہم دینِ اسلام کی عمر ابتدائے ہجرت سے کیوں شمار کرتے ہیں، ابتدائے وحی اور دعوت سے کیوں نہیں کرتے ؟

سوال:

مجھے امید ہے کہ آپ تک میرا یہ سوال پہنچے تو آپ خیر وعافیت سے ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی کوئی غیر مسلم ابتدائے نبوت سے اسلام کی عمر پوچھتا ہے تو ہم بطورِ مسلمان اسے ہجرت کے بعد والے سال ہی بتلاتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ ہم ہجرت سے پہلے کے نبوت والے تیرہ سال کو کیوں چھوڑ دیتے ہیں؟ میں جانتا ہوں کہ ہجرت والا سال بھی بہت ہی عظیم سال ہے، لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ نبوت ہجرت سے ۱۳ سال

پہلے شروع ہوئی تھی؛ اس لیے ہم اسلام کی عمر کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ہجرت سے ۱۴۳۳ سال ہو گئے ہیں، لیکن ہم ہجرت سے پہلے والے ۱۳ سال کے اضافے کے ساتھ نبوت سے ۱۴۴۶ سال شمار کیوں نہیں کرتے، میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان شاء اللہ معاملہ واضح کر دیں گے۔

بتاریخ 2016-09-17 کو نشر کیا گیا

جواب

الحمد للہ :

یہ بات ٹھیک ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے مکہ میں جو ۱۳ سال گزارے، جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ

کی طرف لوگوں کو بلایا، تکالیف برداشت کیں، جاہلوں کی باتوں پر صبر کیا، یہ بھی اسلامی تاریخ میں شامل ہیں، بلکہ یہ اسلام کی عمر کے بہت ہی اہم سال ہیں؛ ان ایام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا بھروسا اور توکل بہت اہمیت کا حامل تھا، آپ نے اللہ کی راہ میں بہت تکلیفیں برداشت کیں۔

اس بات میں کوئی بھی عقلمند شک نہیں کرتا، اور نہ ہی کوئی اس کا انکار کر سکتا ہے، چاہے کوئی مسلمان ہو یا غیر مسلم کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے۔

لیکن وہ بنیادی اور مرکزی نقطہ جس کی وجہ سے لوگوں نے جنتری اور کیلنڈر وضع کرتے ہوئے یا کسی بھی واقعے کا سال ذکر کرتے ہوئے ہجرت کو بنیاد بنایا ہے وہ یہ ہے کہ صحابہؓ

کرام عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اس بات پر متفق ہو گئے کہ سالِ ہجرت کو اس کیلیے بنیاد بنایا جائے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت سے ہی اسلامی مملکت کا قیام عمل میں آیا، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی، آپ نے وہاں پر مسجد بنائی، اور دیگر امور سر انجام دیے، یعنی اسلامی مملکت کے جغرافیائی، سماجی، عسکری اور سیاسی آثار نظر آنا شروع ہو گئے، لیکن ہجرت سے پہلے مسلمانوں کا کوئی ملک نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس جامع نظامِ حکومت تھا۔

صحابۂ کرام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ١٦ یا ١٧ یا ١٨ ہجری میں اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسلامی تاریخ کا

آغاز ہجرت کے سال سے کیا جائے، اس کی وجہ یہ بنی کہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے دعوی دائر کیا اور اس کے آخر میں تھا کہ:[اس کی ادائیگی کا وقت شعبان ہے]

اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے استفسار کیا: اس شعبان سے مراد کون سا شعبان ہے؟ اس سال کا شعبان یا گزشتہ سال کا شعبان ؟ یا آئندہ سال کا شعبان؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام کو جمع کیا اور ان سے تاریخ مقرر کرنے کے بارے میں مشورہ لیا تا کہ قرضوں کی ادائیگی کا وقت جاننے سمیت دیگر امور میں مدد ملے۔

تو کچھ نے مشورہ دیا کہ فارسیوں کی تاریخ کو معتمد تاریخ بنا لیں، لیکن یہ مشورہ عمر رضی اللہ عنہ کو پسند نہیں آیا۔

پھر کسی نے کہا کہ رومیوں کی تاریخ معتمد بنالیں، لیکن آپ کو یہ بھی پسند نہیں آیا۔

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے اسلامی سال کی ابتداء کرنے کا مشورہ بھی دیا، کسی نے بعثت تو کسی نے ہجرت کا ذکر کیا جبکہ کچھ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اسلامی سال کی ابتداء کرنے کا مشورہ دیا۔

تو عمر رضی اللہ عنہ کا میلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو معیار بنانے کی جانب تھا؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا سال مشہور ومعروف بھی تھا اور دیگر صحابۂ کرام بھی اس پر متفق ہوگئے۔

مطلب یہ ہے کہ: صحابہ کرام نے اسلام سال کی ابتداء کیلیے ہجرت کے سال کا انتخاب کیا اور اس کا پہلا مہینہ محرم قرار پایا، جمہور کا موقف بھی یہی ہے، اور لوگ اپنے معاملات بھی اسی تاریخ کی بنیاد پر طے کرتے ہیں"۔انتہی

[البداية والنهاية] (۳/ ۲۵۱-۲۵۳)

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری (۳۹۳۴)میں بیان کرتے ہیں کہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اسلامی سال کی ابتداء صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے نہیں کی اور نہ ہی آپ کی وفات سے، بلکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ آمد پر اسلامی سال کی بنیاد پر رکھی"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کچھ مؤلفین نے ہجرت کے سال سے اسلامی کیلنڈر کی ابتداء کرنے کی اچھی مناسبت پیش کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ: جن امور کو بنیاد بنا کر اسلامی کیلنڈر کی ابتداء کی جا سکتی تھی وہ چار تھے: آپ کی ولادت، آپ کی بعثت، ہجرت اور وفات، تو صحابۂ کرام کے ہاں ہجرت سے اسلامی کیلنڈر کی ابتداء زیادہ مقبول ہوئی؛ کیونکہ ولادت اور بعثت دونوں کے سال کی تعیین میں اختلاف ہو سکتا تھا، جبکہ وفات سے کنارہ کشی اس لیے اختیار کی کہ اس کے ذکر سے افسردگی اور غم تازہ ہو جائے گا، تو پھر باقی صرف ایک ہی اختیار رہ گیا کہ ہجرت سے اسلامی سال کی ابتداء کی جائے۔

نیز ربیع الاول کی بجائے محرّم سے اسلامی سال کی ابتداء اس

لیے کی کہ ہجرت کرنے کا عزم محرّم میں ہوا تھا؛ کیونکہ بیعت عقبہ ثانیہ ذوالحجہ میں ہوئی تھی اور یہی بیعت ہجرت کا پیش خیمہ بنی، چنانچہ بیعت اور ہجرت کا پختہ ارادہ کرنے کے بعد سب سے پہلا چاند جو طلوع ہوا وہ محرم کا تھا، اس لیے ماہِ محرم کو اسلامی سال کا پہلا مہینہ قرار دیا گیا، مجھے محرّم سے ابتداء کرنے کی سب سے مضبوط اور اچھی توجیہ یہی ملی ہے۔

مستدرک حاکم میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: ” عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے تاریخ کے پہلے دن کے متعلق استفسار کیا کہ کس دن سے اسلامی سال کی ابتداء کی جائی، اس پر علی رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل شرک سے کنارہ کشی اختیار کر کے ہجرت کی لہذا اسی دن سے

ابتداء ہو، تو یہ بات عمر رضی اللہ عنہ کو اچھی لگی اور اسی کو نافذ العمل قرار دے دیا گیا... ۔" انتہی ملخصا.

لہذا اسلام کی عمر ہجرت سے شروع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی سال کی تقویم اور جنتری کی ابتداء ہجرت سے ہے، کہ لوگوں نے اپنے معاملات اور دیگر حالات و واقعات جاننے کیلیے ایسا کیا تا کہ ایک جامع اور متفقہ نظام قائم ہو اور معاہدوں کیلیے مقررہ اوقات جاننے میں آسانی رہے، کہیں وفد ارسال کرنے میں بھی وقت کی پابندی ہو۔

چنانچہ اس بات پر عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سب کا اتفاق ہو گیا تھا اور آج تک وہ اتفاق قائم ہے۔

اس واقعۂ ہجرت کو ابتدائے تاریخ مقرر کرنے کا مقصد دولت اسلامی کے وجود اور جنم کی تاریخ منضبط کرنا بھی تھا۔ جبکہ اسلام کب سے شروع ہوا؟ تو یہ بات لوگوں میں بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہجری سال سے پہلے بھی اسلام موجود تھا؛ کیونکہ اسلام کا معنیٰ اور مفہوم اس سے وسیع ہے؛ اس لیے کہ اسلام سے مراد وہ دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلیے پسند فرمایا، جس کیلیے اپنے رسولوں اور انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا، اور تاریخ بیان کرتے ہوئے ہماری یہ مراد ہوتی ہی نہیں ہے۔

نیز ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی اس بات کا تصور رکھے کہ اسلام کی حقیقی ابتداء ہجرت سے ہوئی ہے اور یہ سمجھے کہ مکہ میں

ہجرت سے پہلے جتنے بھی سال گزارے ہیں انہیں اسلام کی عمر میں شامل ہی نہ کرے، ایسی بات کوئی بھی نہیں کرتا۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

(طالبِ دُعا: عزیز الرحمن ضیاءاللہ azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com